THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] ۱۵ جمادي الاول سنہ ۱۲۹۰ هجري سنہ ۱۳۰۳ نبوي [نمبر ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع
تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اِس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسي خاص شخص کي ملکیت نهوگا بلکہ اِس پرچہ کے اجرا و ترقي میں صرف کیا جاویگا *

جن دوستوں نے شریک ہوکر اس پرچہ کو جاري کیا هی اور ساتهہ روپیہ سالانہ اس پرچہ کے اجرا کے لیئے بطور امداد دیتے هیں وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں بطور ممبر کے متصور هیں اُن کو اختیار هی کہ اگر چاهیں تو اَور کسي کو بهي بطور ممبر اپنے ساتهہ شریک کریں اور جو شخص اس طرح پر شریک هوگا اُس کو بهي ساتهہ روپیہ سالانہ دینا هوگا *

یہہ پرچہ هر مهینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین هوگا چهپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگي دیني هوگي اور اخراجات روانگي پرچہ سے اُن کو کچهہ تعلق نهوگا *

اگر کوئي شخص کوئي خاص پرچہ خریدنا چاهیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگي پرچہ دینا هوگا *

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین
تہذیب الاخلاق

اِس پرچہ کي بابت جس صاحب کو کچهہ خط و کتابت کرني منظور هو یا خریداري اِس پرچہ کي مد نظر هو یا کوئي مضمون اِس پرچہ میں مندرج هونے کے لیئے بهیجنا هو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچهہ روپیہ بطور ڈونیشن کے عنایت فرمانا هو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سي ایس آئي پاس بمقام بنارس بهیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اِس پرچہ کے اُنهي سے کي جاوے کیونکہ یہہ پرچہ چهاپخانہ میں چهپکر اُن کے پاس چلا جاتا هی اور وهاں سے تقسیم هوتا هی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رهتا هی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق هیں چهاپہ هوتے هیں اور اس سبب سے اخبار اطراف و دیار اس میں مندرج نہیں هوتے — مقصود اس پرچہ کے اجراء سے یہہ هی کہ مسلمانوں کي حسن معاشرت اور تہذیب کي ترقي هو اور جو غلط اوهام مذهبي اس ترقي کے مانع هیں اور درحقیقت وہ مذهب اسلام کے برخلاف هیں وہ بهي مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ۱۳۸

مراسلات

متعلق

مدرسة العلوم مسلمانان

ملاحظه

کمیٹی مدرسه مسلمانان

سید احمد خاں صاحب بهادر سی ایس آئی سکرٹری

جامع المناقب خیر خواه اسلام و ترقی خواه مسلمانان جناب

آپ نے جو تجویز مدرسة العلوم مسلمانان کے قایم کرنیکی کی هی اُس کو تو کوئی شخص برا نهیں جانتا غالباً سب مسلمان ایسے مدرسه کا هونا ضروری سمجھتے هیں یهاں تک که آپ کے شدید مخالف بهی اُس کی ضرورت کو تسلیم کرتے هیں مگر بعض باتیں جو خلاف رسم و رواج اور خلاف مذهب اسلام اُسمیں تجویز هوتی هیں اُسکی نسبت لوگ غل مچاتے هیں اور اُن کا غل مچانا بهی درست هی مگر جب آپ کے حواریوں سے ملاقات هوتی هی تو وه کهتے هیں که جو باتیں مخالفین مشهور کرتے هیں وه محض غلط هیں پس بمجبوری میں آپ سے چند سوالات مفصله ذیل کرتا هوں اس اُمید سے که آپ اُن سوالات کو معه جوابات کے پرچه تهذیب الاخلاق میں چهاپه کردیں اُسی پرچه کے ذریعه سے میری نظر سے گذر جاویگا اور اگر آپ ایسا نکرینگے تو یقین هوگا که جو کچهه لوگ کهتے هیں وه سب سچ هی زیاده کیا لکھوں *

والسـلام

مشتاق طالب

سوال

کمیٹی مدرسے نے یهه تجویز کی هی که آپ کا ایک بت اور اُن لوگوں کے جو قیام مدرسے میں مدد کرینگے قد آدم یا نصف قد تصویریں مدرسے میں رکھی جاوینگی میں نے سنا هی که پهلے تو قد آدم تصویریں رکھنی تجویز هوئی تهیں اور اب نصف قد کی رکھنی قرار پائی هیں اگر یهه سچ هو تو پورے قد اور نصف قد میں کیا فرق سمجھا هی *

جواب

جو کچهه آپنے سنا محض غلط هی کمیٹی نے نه میرا بت رکھنا تجویز کیا هی اور نه کسیکی تصویریں قد آدم یا نصف قد مدرسے میں رکھنی تجویز کی هیں *

سوال

کیا کمیٹی نے یهه تجویز کیا هی که مدرسے میں طالبعلموں کو انگریزی لباس کوٹ پتلون اور انگریزی جوتا پهننا یا کسی قسم کی خاص ٹوپی یا لال ٹوپی یا کپڑے کا چغه پهنانا تجویز کیا هی *

جواب

محض غلط هی کمیٹی نے اسباب میں کچهه بهی تجویز نهیں کیا *

سوال

جو طالب علم مدرسے میں رهینگے اُن کو چھری کانٹے سے انگریزوں کی طرح میز پر کھانا هوگا اور گردن مروڑی مرغی اُن کو کھلائی جائیگی یا نهیں *

جواب

افسوس هی که یهه آپ کا سوال تو الجماء اخلاق کے برخلاف هی مگر جواب یهه هی که کمیٹی نے طالب علموں کو چھری کانٹے سے کھانا اور میز پر کھانا تجویز نهیں کیا یهه سب باتیں محض غلط هیں اور جو که کمیٹی میں تمام ممبر مسلمان هیں اور وه سب مرغی کو گردن مروڑ کر مار ڈالنا حرام سمجھتے هیں پس وه طالب علموں کو گردن مروڑی مرغی هرگز نهیں کھلانے کے *

سوال

مذهبی کتابیں کونسی پڑھائی جاوینگی کیا نئے احمدیه مذهب کی جو کویا ارتداد هی کتابیں تصانیف هوکر پڑھائی جاوینگی *

جواب

چونکه آپ ان اُمور کو خود مجهسے استفسار فرماتے هیں تو آپ کو ایسی کنایه آمیز باتیں لکھنی هرگز مناسب نه تهیں اور نه مقتضائے اخلاق تها مگر جو که آپ نے بحیثیت سکرٹری مجهسے یهه باتیں استفسار کی هیں اس لیئے بمجبوری جواب دیتا هوں جناب من مذهبی کتابیں سنیوں کو وهی پڑھائی جاوینگی جو همیشه سے سنی پڑھتے آئے هیں اور شیعوں کو وه پڑھائی جاوینگی جو همیشه سے شیعه پڑھتے آئے هیں احمدیه مذهب کی (اگر آپ کے نزدیک کوئی ایسا مذهب قایم هوا هی) کوئی کتاب نهیں پڑھائی جاویگی *

سوال

مدرسةالعلوم ميں جو قايم هونا تجويز هوتا هى زبان انگريزي پڑهائي جاويگي يا نهيں اور انگريزي علوم بهي پڑهائے جاوينگے يا نهيں اگر پڑهائے جاوينگے تو انگريزي زبان اور انگريزي علوم كا پڑهانا گناه اور معصيت هى يا نهيں اور اُس كے پڑهنے سے طالب علموں كے دلوں ميں ارتداد اور برگشتگي اسلام سے پيدا هوگي يا نهيں اور اُن كي عادت ميں انگريزيت سما جاويگي اور ولد اور كذامي بولنے لگينگے يا نهيں *

جواب

سبحان الله كيا عمده الفاظ آپكے سوال كے هيں كميٹي ميں اب تك صرف ايک تجويز تعليم پيش هوئي هى جس كي نسبت اب تک تصفيه كامل نهيں هوا مگر اكثر ممبروں نے پسند كيا هى اُس سے معلوم هوتا هى كه مدرسه ميں انگريزي زبان اور انگريزي علوم اُن طالب علموں كو جو اُسے پڑهنا چاهينگے پڑهائے جاوينگے كميٹي ميں كبهي اس بات كا فيصله نهيں هوا كه انگريزي زبان اور انگريزي علوم كا پڑهانا گناه هى يا نهيں اس سبب سے ميں اس كا جواب نهيں دے سكتا اور اس بات كا حال بهي پيشتر سے ميں نهيں بتا سكتا كه طالب علموں كے دلوں ميں اُس تعليم سے ارتداد اور برگشتگي اسلام سے پيدا هوگي اور اُن ميں انگريزيت سما جاويگي اور ولد و كذامي بولنے لگينگے يا نهيں يهه بات تجربه سے معلوم هو سكتي هى *

سوال

رافضيوں كو خلاف دين سمجها جاتا هى يا نهيں اور اُن كے مذهب كي كتابيں پڑهانا گناه هى يا نهيں اور مدرسه ميں شيعه مذهب كي تعليم هوگي يا نهيں *

جواب

كميٹي نے شيعه مذهب كي تعليم بذريعه شيعه ممبروں كے تجويز كي هى اور جو كه شيعه مذهب كے مسلمانوں نے بهي چنده ديا هى اُس كي آمدني سے شيعه مذهب كے مسلمانوں كي مذهبي تعليم هوگي اور شيعه مذهب كے ممبر اُس كا اهتمام كرينگے سنّي ممبروں سے كچهه تعلق نهوگا اور شيعه ممبر اپنے مذهب كو خلاف دين و اسلام نهيں سمجهتے اور نه شيعه مذهب كي كتابيں پڑهانا گناه جانتے هيں * والسلام

راقم

سيد احمد

سكرٹري كميٹي خزنةالبضاعة

خط جناب مولوي علي بخش خان صاحب بهادر

بنام

مولوي سيد مهدي علي صاحب

سيدنا و مولانا — تسليم * * ميں ايک اپنے دل كي بات بعد مدت ظاهر كركے مشوره چاهتا هوں وه يهه هى كه مدرسةالعلوم كے باب ميں انواع و اقسام كي رائيں ميري نظر سے گذرتي جاتي هيں مگر ميں نے اپني راے اس وقت تک اس خاص امر ميں نهيں ظاهر كي هى اب كه سيد محمود صاحب كي راے ميں نے ديكهي تو وه شبهه كسي قدر رفع هوا كه غالباً همارے مذهبي كتابوں ميں اصلاح كي نه ٹهوكي اور دينيات ميں شايد دست اندازي هوكر صاف نيچريه كي تعليم نهوگي چونكه ميں اس قدر امر ميں سيد احمد خاں صاحب سے مخالف نهيں هوں كه هماري قوم كو علوم جديده كي تحصيل ضرور هى اور تعليم موجوده غير كافي هى صدرا ميبذي مرح چغميني وغيره كتب معقولات سے اب كام نهيں چلتا هى لهذا اگر كوئي مدرسه ايسا قايم هو كه اُس ميں علوم جديده انگريزي سے ترجمه هوكر پڑهائے جاويں تو همدردي قومي كا پورا نتيجه نكليگا مگر پهر بهي تحصيل فقه و حديث و تفسير ميں هرگز خلل نه آنے پاويگا مگر چند امور ابهي ميرے جي ميں كهٹكتے هيں جس سے ميں خود بهي چنده دينے سے باز رها هوں اور اپنے احباب سے بهي فرمايش كرنے سے معذور رها تها اگر آپ محض محبت كي نظر سے سچ سچ اصلي حالت سے ميري خاطر جمع كرديں تو خوب هو اور وجوه زياده تر شبهه كي يهه هوئي كه وه هي شبهات شاه ركن الدين صاحب نے سيد احمد خاں صاحب سے پوچهے تهے اُنهوں نے يهه جواب ديا كه كميٹي كي راے پر منحصر هى اس سے مجهكو اور بهي شبهه پڑ گيا كه اگر خدا نخواسته كميٹي نے وهي راے دي جسكو هم لوگ خلل انداز دين سمجهتے هيں تو ايسے مدرسه ميں روپيه خراب كرنا معصيت هى هاں سيد محمود صاحب كي تقرير سے ميرا جي خوش هوا اور وه كسيقدر پابند دينيات كے بهي معلوم هوتے هيں كيونكه ميں نے سنا هى كه لندن ميں نماز عيد پڑهي اور روزے بهي ركهے اور سواے ايک لفظ سخت كے اُنكي تقرير ميں سختي بهي كم ديكهنے ميں آئي گو اُنكي راے كسي قدر مخالف اهل اسلام هو مگر وه دوسري بات هى مدرسه كے باب ميں راے اچهي لكهي هى سيد صاحب آپ يهه سمجهے هونگے كه ميں سيد احمد خاں صاحب كا هربات ميں مخالف هوں هرگز نهيں ميرے نزديک اُمور دنيوي ميں جسقدر ترويج علوم جديده ميں وه ساعي هوتے هيں بظاهر مجهكو اچها معلوم هوتا هى

ہاں ابتدا میں جو وضع طالب علموں کی اور اصلاح کتب دینی کی اُن کی راے میں دیکھی تھی تو مجھکو بڑا خطرہ پیدا ہوا تھا ابتر کچھہ دوسرا ڈھنگ سید محمود ڈالا چاہتے ہیں جس سے اُمید ہی کہ دستاندازی عقاید اسلام و کتب مذہبی میں نہوگی اب میں اپنے شبہات بیان کرکے آپ سے راے لینا چاہتا ہوں جلد جواب دیجیئے (جو شبہات کہ جناب مولانا صاحب نے لکہے ہیں بجنسہ ذیل خط میں بطور سوال و جواب کے تحریر ہونگے) مجھکو اسوقت بلکہ مدت سے سخت افسوس ہی کہ ہماری قوم میں سید احمد خاں صاحب ایک شخص لایق اور نامور اور معزز اور ذی عقل پیدا ہوئے اور ترقی قومی پر آمادہ ہونا اُن کا ارادہ ظاہر کیا گیا مگر اپنی خود رائی سے مذہبی دستاندازی و انقلاب دین ایسا اُن کی طبیعت میں جم گیا کہ اصلی غرض فوت ہوگئی اور تمام قوم کو اُن سے نفرت پیدا ہوگئی ہی مجھکو بھی جسقدر مخالفت ہی اُنکے خیالات مذہبی سے ہی نہ اُنکی ذات خاص یا تعلیم علوم جدیدہ سے واللہ علی مانقول شہید والسلام *

راقم نامہ سیاہ

علی بخش عفی عنہ

چند روز ہوئے کہ مولوی سید مہدیعلی صاحب نے یہہ خط میرے پاس بھیجاتہا کہ میں اُن شبہات کا جواب دوں جوکہ ہمارے قدیم دوست مخدوم جناب مولوی علی بخش خاں صاحب بہادر کی اس تحریر سے بڑے ہمدردی و محبت و صداقت پائی جاتی ہی اس لیئے میں اولاً اُن کے شبہات کا جواب لکھتا ہوں اور اُس کے بعد کچھہ اَور بھی اُن کی خدمت عالی میں عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں *

شبہہ اول

اس مدرسہ کے واسطے لاکھوں روپیہ چاہیئے جسکی اُمید نہیں ہی پہر اگر اسقدر سرمایہ جمع نہوا تو ہمارا روپیہ کیا ہوگا *

جواب

اگر مسلمان متوجہہ ہونگے اور کوشش کرینگے تو جسقدر روپیہ درکار ہی اُسکا جمع ہوجانا کچھہ مشکل نہیں ہی علاوہ اس کے یہہ مدرسہ

کچھہ ہمارے ہی زمانہ کے لوگوں کے لیئے نہیں قایم ہوتا بلکہ تمام نسلوں کے لیئے جو آیندہ آنے والی ہیں قایم ہوتا ہی اگر ہم اپنی زندگی میں اس کام کو پورا نکر پاویں ہمارے بعد کوئی اور بندہ خدا کھڑا ہوجاویگا جو پورا کریگا اسیطرح کوشش چلی جاویگی جب تک یہہ کام پورا ہو — علاوہ اس کے جو تدبیر کہ اس کے قیام کی کی گئی وہ ایسی سوچ سمجھہ کر کی گئی جس سے بظاہر ممکن نہیں ہی کہ یہہ مدرسہ قایم نہو — جسقدر روپیہ اب چندہ ہوگیا ہی اور قریب لاکہہ روپیہ کے اُسکو قبول کرو اور یہہ بھی فرض کرو کہ آیندہ چندہ نہوگا تو بھی اُس کی آمدنی سے سرمایہ بڑھتا جاویگا اور چند سال میں وہ سرمایہ اسقدر ہو جاویگا کہ قیام مدرسہ کے لیئے مکتفی ہوگا البتہ یہہ بات ضرور ہوگی کہ اگر چندہ آیندہ بند ہوجاوے تو دیرکو مدرسہ قایم ہوگا اور اگر چندہ ہوتا گیا اور مسلمانوں نے مدد کی تو بہت جلد اسکا قیام ممکن ہی پس یہہ خیال کرنا کہ مدرسہ قایم نہوگا صحیح نہیں ہی کیونکہ موجودہ حالت میں بھی کبھی نہ کبھی دن ضرور قایم ہوگا پس اگر بالفرض اسوقت روپیہ کافی جمع نہو تو جسقدر روپیہ آپ دینگے وہ بطور سرمایہ رہیگا اور اُسکی آمدنی سے وہ سرمایہ اور آپ کا ثواب بڑھتا جاویگا جہاں تک کہ وہ سرمایہ کافی مقدار تک پہونچ جاویگا — شاید بعض صاحبوں کو یہہ خیالات شیخ چلی کے سے خیالات معلوم ہوں لیکن اگر شایستہ ملکوں کے حالات پر خیال کرو تو بہت سی اس قسم کی مثالیں پاؤگے اور دنیا میں بھی اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں رہی تاخیر یہہ ایک مجبوری کی بات ہی جسکا علاج بجز اس کے کہ ہم سب مسلمان دل سے اس کام پر متوجہہ ہوں اور اُن لغو جھگڑوں کو جنکو مدرسۃ العلوم سے کچھہ تعلق نہیں ہی چھوڑ دیں اور کچھہ چارہ نہیں *

شبهه دوم

واقع میں بعد جمع ہونے چندہ اور قیام مدرسہ کے تہذیب الاخلاق کے خیالات کی تعلیم تو ہونے لگیگی کمیٹی ایک ہی جلسہ میں سب کچھہ کر دکھانے پر تو آمادہ نہو جاویگی *

جواب

درحقیقت جب آپ سا شخص ایسے شبہات پیش کرتا ہی تو نہایت افسوس ہوتا ہی خود آپ ہی خیال کریں کہ تہذیب الاخلاق کے خیالات کو مدرسۃ العلوم مسلمانان کی تعلیم سے کیا تعلق ہی کمیٹی کی نسبت جو آپ ایسا خیال فرماتے ہیں ایسا افسوس آتا ہی قبول کیجیئے کہ میں نالایق ایک ممبر بد مذہب کمیٹی کا ہوں اور مولوی سید مہدی علی صاحب بھی مشتبہہ صحیح مگر آپ کو مولوی محمد سمیع اللہ خاں صاحب کے علم و فضل و تقوی و دینداری میں اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کے علم و کمال و اتقا و دینداری میں اور مولوی حیدر حسین صاحب اور مولوی فرید الدین احمد صاحب و مولوی امانت اللہ صاحب وغیرہ ممبران کی نیک بختی اور دینداری میں کیا شبہہ ہی جو آپ فرماتے ہیں کہ ایسا تو نہو کہ کمیٹی ایک ہی جلسہ میں سب کچھہ کر دکھائے یہہ بات آپ سے متین آدمی کے کہنے کے لایق نہیں ہی معہذا اگر آپ کو درحقیقت ایسا شبہہ ہی تو اسکا علاج یہہ ہی کہ آپ خود بھی کمیٹی کے ممبر ہوجیئے اور اور لوگوں کو بھی جو آپکی راے میں ٹھیک و درست ہوں اور جن پر آپکو ابھی کچھہ شبہہ نہو ممبروں میں داخل کرائیے تاکہ اکثر آپکی راے کی تائید کرنے والے ہوجاویں ہر بات میں غلبہ اُسی راے کو رہے جسکو آپکی راے کے لوگ پسند کریں اور اس صورت میں مخالف پارٹی (اگر آپکی راے میں کوئی مخالف پارٹی ہی) نہایت ہی کم زور ہوجاویگی پس درحقیقت ایسا کرنا قومی بھلائی و ہمدردی ہی اور کسی مضمون کے لکھدینے اور رسالہ کے جواب دینے سے بہت زیادہ مفید و موثر ہی اس سچی بات کے ماننے کے بعد مجھے اُمید ہی کہ آپ بھی کمیٹی کا ممبر ہونا قبول فرماوینگے اور جو خرابیاں کمیٹی میں ہوں اُنکی درستی پر دل سے متوجہ ہونگے ہمارے دل کی صفائی اور خاص قومی بھلائی کی نیت اور اپنی راے پر عدم اصرار تو صاف اسی بات سے ثابت ہی کہ جو لوگ اپنے تئیں ہمارا مخالف بتاتے ہیں اُنہی کی ہم منت کرتے ہیں اُنہی سے التجا کرتے ہیں کہ براے خدا آپ بھی کمیٹی کے ممبر ہوجیئے اور اپنی عمدہ راے سے جو خرابیاں کمیٹی میں ہوں اُنکی اصلاح کیجیئے باقی رہا تہذیب الاخلاق اُسکی نسبت جو کچھہ آپنے لکھا ہی اُس کی بابت اگرچہ اسوقت لکھنے کا موقع نہیں ہی مگر پھر بھی اخیر کو میں کچھہ لکھونگا اس لیئے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپنے بنظر تعمق اُس معاملہ پر غور نہیں کیا ہی *

شبهه سوم

پوشاک و لباس و اکل و شرب وضع طلباے مسلمین کا بدلا جاویگا یا نہیں اور کس قسم کا ہوگا *

جواب

پوشاک و لباس اکل و شرب وضع کا بدلا جانا کمیٹی نے تجویز نہیں کیا اور نہ بدلا جانا کوئی امر

ضروري واجبي هى جو لوگ حقيقت تعليم پر نهايت غور كرچكے هيں هاں اُنكي راے ميں يهه بات هى كه ايك سي وضع پر طالب علموں كو ركهنا اُنكي تربيت اُنكے اخلاق اُنكي باهمي درستي پر بهت موثر هى اور شايد بعض فقراء كے خانوادوں نے بهي اسي لحاظ سے خاص ايك قسم كا نشان و لباس اپنے گروه كے ليئے تجويز كيا هى پس اگر ممبران كميٹي اس دقيق نكته پر غور كرينگے اور سب طالب علموں كي ايك هي وضع ركهني مناسب سمجهينگے تو كچهه قواعد مقرر كرينگے اور پهر حال جو تبدل و تجويز هو وه وهي هوگي جسكو تمام مسلمان ممبر يا اكثر پسند و تجويز كرينگے پس كيا عمده بات هو كه آپ بهي اُس كميٹي كے ممبر هوں اور جو بات قرار پاوے وه آپ كي راے سے قرار پاوے پس اگر اب بهي آپ ممبر هونا قبول نفرماويں تو بجز مسلمانوں كي بدبختي كے اور كيا تصور كيا جاوے *

شبهه چهارم

اگر خاص درجه تعليم كتب ديني كے واسطے روپيه ديا جاوے تو وه اسي شرط خاص كے ساتهه منظور هوا تعميل شرط هوگي يا نهيں *

جواب

ضرور اسي شرط پر منظور هوگا اور اُسي كام ميں خرچ كيا جاويگا *

شبهه پنجم

علاوه معلمين واسطے تعليم كے كس قسم كے لوگ منتخب كيئے جائينگے وه هي مشرقي تعليم يافته جنكي ترغيب سے تهذيب الاخلاق جاري هوا هى يا كسي دوسري قسم كے *

جواب

علاوه معلمين تو مسلمانوں كي جماعت منتخب كريگي جس جماعت ميں انشاء الله تعالى آپ بهي داخل هونگے تهذيب الاخلاق ميں گو اُنكي ترغيب هى كيوں نهوتي هو اسليئے كه اڈيٹر تهذيب الاخلاق پر اُن مسلمان عالموں كا منتخب كرنا منحصر نهيں هى *

شبهه ششم

اس مدرسه كے قايم هونے ميں كتني مدت دركار هى *

جواب

اسكي خبر خدا كو هى وهي غيب كا حال جاننے والا هى مگر بظاهر حال يهه معلوم هوتا هى كه اگر آپ بهي معين هوجاويں اور اَور مسلمان بهي دل سے مدد كريں تو بهت جلد قايم هوجاويگا ورنه بلاشبهه دير هوگي مگر اتنا يقين جان ليجيئے كه انشاالله تعالى اب يهه مدرسه كسيكے روكے رُكتا نهيں افسوس هى كه همارى يهه خواهش تهي كه اس مدرسه كي بنا خاص مسلمانوں كے نام پر بلا امداد دوسري قوم كي تاريخ كي كتابوں ميں بطور يادگار كے رهے مگر خدا نے ايسا نهيں چاها اور دوسرے ملك سے همكو مدد مانگني پڑي جو تدبير كه لندن ميں سب كميٹي قايم كرنے اور چنده جاري كرنے كي كي گئي هى اگر وه پوري هوگئي تو آپ ديكهينگے كه كيا هوا اور اگر بالفرض وه بهي نچلي تو همارى موجوده حالت سے بهي ايك نه ايك دن مدرسه قايم هوگا اور جو لوگ شريك نهيں هوتے اُن كو اپني مخالفت پر نهايت افسوس هوگا *

شبهه هفتم

كب تك انتظار كركے اپنے روپيه كي واپسي اهل اسلام كرسكينگے يا كبهي واپس نهوگا برسوں تك يهي كها جاويگا كه صبر كرو انتظار ديكهو *

جواب

جو مال كه خدا كے نام وقف كيا جاتا هى وه كسيكي ملكيت نهيں رهتا پس صدقه كي واپسي كا خيال نا مناسب هى البته يهه ديكهنا چاهيئے كه جو روپيه آپ نے ديا وه نيك كام كر رها هى يا نهيں اور وه نيك كام دو هونگے يا تو اُس روپيه كي آمدني سے علم پڑهايا جاتا

ہوگا یا اُس کی آمدنی سے اصل سرمایہ بڑھ رہا ہوگا اور یہہ دونو کام حالاً و مالاً نہایت ثواب عظیم کے ہیں جو مال وقف کرنے اور صدقہ دینے سے مقصود ہیں *

شبہہ ہشتم

جو مدارس بالفعل جاری ہیں اُنپر بحالت کم جمع ہونے چندہ کے اور چھوٹا اسکول جاری ہونے کے کیا ترجیح مدرسۃالعلوم کو ہوگی *

جواب

آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ ممبروں کی یہہ راے نہیں ہی کہ چھوٹا سا اسکول تھوڑے سے روپیہ سے جاری کیا جاوے بلکہ در صورت کم جمع ہونے روپیہ کے اُس کی آمدنی اصل سرمایہ میں جمع ہوتی جاویگی تاکہ مقدار مطلوبہ حاصل ہو جاوے *

جناب عالی اب ایک عرض میری اور سنیئے کہ اگر ان جوابوں سے آپ کی تشفی خاطر ہوگئی ہو تو براے خدا آپ بھی کمیٹی کی ممبری قبول کیجیئے اور ہمارے ممد و معاون ہوجیئے اور ہماری صفائی اور صدق نیت پر رحم کیجیئے کہ کس طرح ہماری یہہ خواہش ہی کہ جو لوگ ہماری خاص رایوں کے مخالف ہیں اُنہی کے ہاتھہ ہم سب کام ڈالتے اور اُنہی کی راے پر چلنا چاہتے ہیں پس اب ہم پر کچھہ الزام نہیں ہی اگر کچھہ الزام ہو تو اُنہی پر ہی جو اس کام کا لینا قبول نہیں کرتے ہیں *

شاہ رکن‌الدین صاحب نے بلاشبہہ مجھے خط لکھا تھا مگر جب میں یہہ بات دیکھتا ہوں کہ لوگ میری ذاتی باتوں کو کمیٹی کی طرف اور مدرسۃالعلوم کی طرف دیدہ و دانستہ اتہاماً یا غلطی سے منسوب کرتے ہیں تو میں شاہ رکن‌الدین صاحب کو بجز اس کے کہ ہدایات مدرسہ کی کمیٹی کی راے پر منحصر ہی اور کیا جواب دے سکتا تھا اگر مجھے سوال کرنے والے یہہ سمجھیں کہ یہہ ایک شخص کی یا ایک ممبر کی راے ہی تو مجھے اپنی راے ظاہر کرنے میں نہ کبھی پہلے عذر ہوا اور نہ آیندہ ہوگا *

اب میں آپ سے کچھہ اور بھی عرض کیا چاہتا ہوں اس امید سے کہ جس متانت اور صاف دلی سے اپنے مولوی مہدی‌علی صاحب کو یہہ خط لکھا ہی اُسی متانت اور صاف دلی سے اس تحریر پر بھی توجہہ فرماوینگے آپ مجھکو مذہبی مغلظ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور ملت نیچریہ میری طرف منسوب فرماتے ہیں اور مذہب کا انقلاب دینے والا قرار دیتے ہیں اور اسی سبب سے مجھہ سے نفرت رکھتے ہیں میں ان باتوں سے کچھہ ناراض نہیں ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپنے اس مطلب پر غور نہیں فرمایا ہی *

آپ کو یہہ الفاظ فرمانے اُس وقت مناسب تھے جب کہ میری کوئی تحریر یا تقریر اسلام کے برخلاف دیکھی ہوتی یا اسلام پر مخفی اعتراضات وارد کیئے ہوتے حالانکہ جب میری تمام تحریر و تقریر کا منشاء اور مآل یہہ ہی کہ جو اعتراض معترضوں نے اور مخالف مذہب والوں نے اسلام پر کیئے ہیں وہ در حقیقت اسلام پر وارد نہیں ہوتے تو ایسی حالت میں میں حامی اسلام ہوا یا ملحد و مرتد *

فرض کرو کہ میری تمام تحریر غلط سہی مگر میں اپنی اُس تحریر سے جب پرپت اسلام کی معترضین کے اعتراضوں سے اپنی دانست میں ثابت کرتا ہوں تو آپ کو ایسے الفاظ ایک مسلمان حامی اسلام کی نسبت کہنے کیونکر زیبا ہیں ہاں البتہ یہہ آپ فرما سکتے ہیں کہ غلط اصول پر جواب دیا ہی جواب دینے میں غلطی کی ہی مگر اُس مجیب کو مرتد و دہریہ و نیچرل امت کیونکر فرما سکتے ہیں *

مثلاً کوئی شخص ایک نہایت خوبصورت کی نسبت یہہ کہتا ہی کہ وہ کالا تل جو اُس کے چہرہ پر ہی اُس سے وہ چہرا نہایت بد صورت ہوگیا ہی اب دو شخص اُس برائی کے رفع کرنے کو موجود ہوئے ہیں ایک شخص نے یہہ ثابت کرنا چاہا کہ اُس خوبصورت چہرہ پر کالا تل ہی ہی نہیں اور دوسرے شخص نے اس بات کو تو تسلیم کیا کہ تل تو ہی مگر یہہ بات ثابت کرنی چاہی کہ اُس تل سے اُس کے حسن کو اور زیادہ خوبی اور چہرہ کو نہایت ہی خوبصورتی ہوگئی ہی پس اب ان دونوں میں سے کس شخص کو آپ اُس خوبصورت چہرہ کا دشمن اور بد خواہ قرار دینگے غالباً دونوں دشمنوں کو اُس معترض نے جو عیب لگایا ہی اُس کو رفع کرنے والا سمجھینگے پس یہی حال میرا اور میرے مخالفوں کا مذہب اسلام کی نسبت ہی *

میری یہہ راے ہی کہ علوم جدیدہ ہندوستان میں اور تمام اسلامی ملکوں میں روز بروز پھیلتے جاوینگے اگر کوئی ہزار تدبیریں اُن کے روکنے کی کرے رک نہیں سکتے اور یہہ بھی میں اپنی راے میں (خواہ وہ غلط ہو یا صحیح) یقینی سمجھتا ہوں کہ جب وہ علوم بخوبی پھیل جاوینگے تو تمام مذاہب کے اور نیز مذہب اسلام کے سرسبز و شاداب پودے جل کر برباد ہو جاوینگے اُن علوم کے سامنے صرف اُسی مذہب کا پودا سرسبز و شاداب رہیگا جس نے

مراسلات

مراسلات

بظاہر اُن علوم کا مقابلہ کیا ہوگا اور یا تو اُن علوم کے مسایل مخالف اسلام کو ڈھا دیا ہوگا یا خود اسلام کے مسایل کو اُن علوم کے مطابق کر دکھایا ہوگا *

یہہ بات کچھہ نئی نہیں ہی جب مسلمانوں میں فلسفہ یونانی نے رواج پایا تو اُس وقت بھی علماے اسلام کو یہی کرنا پڑا کہ یا حکمت یونان کے مسئلہ کو جو مخالف اسلام تھا باطل کیا یا مسایل اسلام کو مطابق حکمت یونان کر دکھایا اور ایسا کرنے میں رکیک رکیک اور ضعیف ضعیف تاویلوں کے بھی مرتکب ہوئے جیسیکہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے طلوع شمس بہ مغرب کی تفسیر میں کی ہی و قس علی ہذا *

میں یہہ سمجھتا ہوں (خواہ میری سمجھہ غلط ہو یا صحیح) کہ وہی زمانہ بلکہ اُس سے بھی زیادہ مشکل اب آ گیا ہی اور میں فرض سمجھتا ہوں کہ جو لوگ لکھے پڑھے ہیں (میں اپنے تئیں لکھے پڑھوں میں نہیں سمجھتا) وہ حال کے علوم جدیدہ کا مقابلہ کریں اور اسلام کی حمایت میں کھڑے ہوں اور مثل علماء سابق کے یا تو مسایل حکمت جدید کو باطل کردیں یا مسائل اسلام کو اُن سے مطابق کردیں کہ اس زمانہ میں صرف یہی صورت حمایت اور حفاظت اسلام کی ہی *

ان خیالات کے باعث میں مذہب اسلام کے مسایل سے بحث کرتا ہوں اور جو مسئلہ حکمت جدید کا میری راے میں تردید کے قابل نہیں ہی تو مذہب اسلام کے مسئلہ کو تطبیق دیتا ہوں اب فرض کرو کہ میں نے اُس تطبیق میں بسبب اپنی جہالت و بے علمی کے غلطی کی ہو مگر ایسا شخص جو بتمامہ حمایت اسلام میں مصروف ہو اُن الفاظ کا مستحق ہی جو آپ سا متین آدمی (جس سے قوم کو فخر کرنا چاہئیے اور قوم کو اُس سے بہبودی کی اُمید کرنا چاہئیے) ارشاد فرماتا ہی *

آپ خیال فرمائیے کہ میری راے میں یہہ مسئلہ حکمت جدید کا کہ ”تمام کواکب کرات معلق ہیں فضاے بسیط میں“ ایسا مستحکم ہی کہ اُس کی تردید اسی طرح نہیں ہوسکتی فرض کرو کہ میرا ایسا یقین کرنا فی نفسہ غلط ہو مگر مجھے یقین ہی اب میں صرف بنظر حمایت اسلام یہہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ قران مجید سے بھی آسمان مجسم محیط اطراف عالم کا ہونا ثابت نہیں فرض کرو کہ میرا یہہ قول بھی فی نفسہ درست نہو مگر جس منشاء سے میں نے یہہ مسئلہ بیان کیا ہی میں مثبت قران و مصدق و حامی اسلام ہوں یا نیچرل است و مرتد — اگر آپ کو خدا نے زیادہ علم دیا ہی اور آپ اُس مسئلہ حکمت جدید کی تردید کرکر آسمان محیط عالم کو ثابت کریں اور قران مجید کی تصدیق فرماویں“ تو میرے اور آپ کے منشاء میں کچھہ فرق نہوگا پس کسطرح ہم ایک دوسرے پر الفاظ سخت مذہبی کا اطلاق کرسکتے ہیں *

یا میری سمجھہ میں کسی وجود خارجی غیر محسوس کا مفروض للانسان ہونا محالات سے ہی — میں اس مسئلہ کا حل اسطرح پر کرتا ہوں کہ قران مجید سے بھی اُس کا وجود خارج عن الانسان ہونا ثابت نہیں پس اس میری تحریر کا منشاء گو وہ غلط ہو حمایت و تصدیق قران مجید ہی یا برخلاف اُس کے *

یا میری راے میں مخالفین کی وجوہات نسبت برائی غلامی کے ایسی ہیں جو رفع نہیں ہوسکتیں میں کہتا ہوں کہ اسلام نے بھی اِس برائی کو مٹا دیا ہی پس یہہ کہنا حمایت اسلام پر مبنی ہی یا اُس کی مخالفت پر *

میں نے دیکھا ہی کہ شیعوں کا اعتراض جو حدیث قرطاس کے معاملہ میں حضرت عمر پر ہی بعض لوگوں نے اُس حدیث کو تسلیم کرکر اُس کا جواب دیا ہی اور بعضوں نے اُس حدیث ہی سے انکار کیا ہی پس کیا اُن میں سے کوئی مخالف حضرت عمر کا قرار پاسکتا ہی *

پس اب آپ ان سب باتوں پر خیال فرماکر تہذیب‌الاخلاق کی نسبت اور میری نسبت جو راے چاہیں قایم کرلیں مگر اتنا ضرور یاد رکھیں کہ بہت جلد زمانہ آنے والا ہی جو لوگ سمجھینگے کہ میری کتاب خطبات احمدیہ اور میرا تہذیب‌الاخلاق مسلمانوں کے لیئے کیسی رحمت تھا *

بہرحال یہہ تفرقہ تو ہوچکا اور ہوتا ہی رہیگا آپ جو چاہیں مجھکو اور میرے تہذیب‌الاخلاق کو فرماویں مگر مدرسۃ‌العلوم کی کمیٹی میں شریک ہوجیئے اور للہ فی اللہ مسلمانوں کی بھلائی پر کوشش فرمائیئے آپ کے سبب سے مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوگا اور کمیٹی میں بھی آپ عمدہ تجویزیں بتلاسکینگے پس تمام خیالات کو دور کیجیئے اور دین دنیا کی خوبی حاصل فرمائیئے زیادہ بجز تسلیم کے اور کیا عرض کروں — والسلام *

راقم
سید احمد

نمبر ۱۳۶

چندۂ مدرسۃ العلوم مسلمانان

سکرٹری کمیٹی خزانۃ البضاعۃ نے انگلستان میں بھی مدرسۃ العلوم مسلمانان کے لیئے چندہ جمع کرنے کو ایک سرکیولر روانہ کیا ہی اور اپنے دوستوں سے جو انگلستان میں ہیں اس بات کی درخواست کی ہی کہ وہاں بھی چندہ جمع کرنے کے لیئے ایک کمیٹی بنائی جاوے اور یہہ بھی درخواست کی ہی کہ رایٹ آنریبل لارڈ لارنس جی ۔ سی ۔ بی ۔ جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی اُس کمیٹی کے پریزیڈنٹ —

اور

مارکوئیس آف سالس بری

ارل آف ڈربی

لارڈ اسٹینلی آف ایڈرلی

سر بارٹل فریر جی سی ایس آئی

سر چارلس ٹریویلین کے سی ایس آئی

سر لارنس پیل

سر رابرٹ منٹگمری کے سی ایس آئی اُس کمیٹی کے ممبر

اور ایڈورڈ ٹامس صاحب ایف آر ایس اُس کمیٹی کے سکرٹری ہوں *

سید احمد خاں نے اس درخواست کی منظوری کے لیئے جناب لارڈ لارنس اور لارڈ اسٹینلی اور سر بارٹل فریر اور سر چارلس ٹریویلین اور سر رابرٹ منٹگمری اور ایڈورڈ ٹامس صاحب کو بطور خود کے چٹھیات لکھی ہیں اُمید ہی کہ یہہ تدبیر کارگر ہوگی اور اگر لندن میں مشہور اور بالا امراء نے کمیٹی کا بنانا منظور کرلیا تو مدرسۃ العلوم مسلمانان کے چندہ کو بہت بڑی مدد ملیگی سید احمد خاں سکرٹری نے اپنی اس تدبیر سے حضور عالی ہز گریس ڈیوک آف آرگائل وزیر اعظم ہندوستان کو بھی اطلاع دی ہی *

جو سرکیولر کہ سید احمد خاں نے لندن روانہ کیا ہی وہ یہہ ہی *

سرکیولر

از طرف مجلس خزانۃ البضاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم المسلمین

جسکی رجسٹری بموجب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ع کے ہوچکی ہی

مقام بنارس واقع اضلاع شمال و مغرب ہندوستان

جب سے سلطنت مغلیہ کا ہندوستان میں زوال ہوا اُسوقت سے مسلمانوں کی صرف دولت اور اختیار ہی کو تنزل نہیں ہوا بلکہ اُن کی تعلیم میں بھی بہت کچھہ تنزل ہوگیا ہی — ہندوستان میں انگریزی سلطنت کے شروع ہونے کے بعد کچھہ عرصہ تک مسلمان مشرقی علوم اور

THE MAHOMMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE FUND COMMITTEE.

The Secretary to the above Committee has drawn out a Circular in order to raise subscriptions in England for the benefit of the Mahommedan Anglo-Oriental College, and has requested his friends in England to form a Committee having

The Right Honourable Lord Lawrence, G. C. B. G. C. S. I., as President, and the following Noblemen and Gentlemen as Members.

The Marquis of Salisbury.

The Earl of Derby.

The Right Honourable Lord Stanley of Alderly.

Sir Bartle Frere, G. C. S. I.

Sir Charles Trevelyan, K. C. S. I.

Sir Lawrence Peel.

Sir Robert Montgomery, K. C. S. I.

Edward Thomas, Esquire, F. R. S., Secretary.

The Secretary has also written personally to Lord Lawrence, Lord Stanley of Alderly, Sir Bartle Frere, Sir Charles Trevelyan, Sir Robert Montgomery, Edward Thomas, Esquire, and others, and thus it is hoped that the scheme will prove advantageous to the cause, and there can be no doubt that if a Committee is formed in England for the purpose it will do immense good.

His Grace the Duke of Argyll, Secretary of State for India, has been duly informed by the Secretary to the Committee of this step.

The Circular above alluded to is as follows :—

CIRCULAR.

FROM THE MAHAMMEDAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE FUND COMMITTEE.

Registered under Act XXI, 1860.

BENARES, N. W. P., INDIA.

Ever since the fall of the Mogul Empire in India, the Musalmans have steadily been losing ground, not only in wealth and influence, but also in education. For some years after the advent of the English rule, they continued to study Oriental Sciences and literature—chiefly Arabic and Persian—and often held the highest offices open to the natives of India under the rule of the late East India Company. Of late, however, the English language having become an indispensable requirement for any office under the English Government, the Musalmans have most remarkably

fallen off from the list of the Government appointments. In some provinces, the number of Musalman officials, as compared with the Hindus, is actually so low as three per cent—a circumstance regarded as a great political and social evil for India. Poverty and crime—the inevitable results of the want of education —have also most deplorably increased among the Mahammedans, and it is supposed that nothing but education can remedy the evils from which they are now suffering.

The system of education, which the Government of the country is obliged to adopt owing to the strong religious prejudices of the people, though founded upon liberal and impartial principles, is not suited to the domestic and social requirements of the Musalman community. The want of sufficient encouragement to Oriental languages and Literature, teaching high science only through the English language, and the attempt to make one kind of education suit all classes of people, make the Government system of public instruction unfit to satisfy the want of the Musalmans, who are very fond of their own languages and literature and can never be induced to exchange them for any other. The attendance of Mahammedan children in Government Colleges and schools has consequently been very small, and although the Government of India, in conjunction with the provincial Governments, has, of late, attempted to remedy the causes which keep Mahammedan parents from sending their children to Government educational institutions, it appears most desirable that the Musalmans themselves should take an active step in the matter. Some of the intelligent and leading members of the community have accordingly joined to found a good College after the system of Oxford and Cambridge, combining instruction with residence under a certain discipline. The mode of life in India as it now is, is not adapted to any kind of serious study, and the introduction of the system of residence is calculated to remedy this great defect. Residence in College, which is considered so essential at the sister Universities of England, is even more indispensable in India where home influences among the wealthier classes are by no means favorable to learning. The foundation of a College, after the system of Oxford and Cambridge, will inspire altogether a new spirit into the minds of the students,

مشرقی علم ادب خصوصاً فارسی و عربی پڑھتے رہے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی عملداری میں جو اعلی سے اعلی عہدے ہندوستانیوں کو ملتے ممکن تھے اُن پر مسلمان ممتاز ہوتے تھے لیکن بالفعل جب سے انگریزی زبان کا جاننا گورنمنٹ کی ملازمت کے لیئے ایک امر ضروری ہو گیا ہی تب سے سرکاری عہدداروں کی فہرست میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہی — بعض اضلاع میں مسلمان عہدہ داروں کی تعداد بمقابلہ ہندوؤں کے اسقدر کم ہی کہ فی صدی تین مسلمان ہیں اور یہہ بات ہندوستان کے لیئے پولیٹکل اور سوشیل دونوں طرح پر نہایت بڑی خرابی کی سمجھی جاتی ہی — نہایت افسوس ہی کہ افلاس اور جرایم جو جہالت کے ضروری نتیجے ہیں مسلمانوں میں بڑھ گئے ہیں اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ وہ سب خرابیاں جس میں آج کل مسلمان مبتلا ہیں صرف عمدہ تعلیم ہی سے دور ہو سکتی ہیں *

جو سلسلہ تعلیم کا گورنمنٹ نے اس ملک کے لوگوں کے مذہبی تعصبات کے سبب سے بمجبوری اختیار کیا ہی گو کہ وہ نہایت فیاضی کے اصول پر مبنی ہی جس میں کسی کی طرفداری نہیں ہی تو بھی مسلمانوں کی خانگی اور سوشیل ضرورتوں کے لیئے کافی نہیں ہی — مشرقی زبان اور مشرقی علم ادب کی کافی ترقی کا نہونا — اعلی درجہ کے علوم کی تعلیم کا صرف انگریزی زبان کے ذریعہ سے ہونا — ایک ہی سی تعلیم کا تمام لوگوں کے لیئے مقرر ہونا — یہہ سب ایسے اسباب ہیں جن کے باعث سرکاری سلسلہ تعلیم سے مسلمانوں کی (جو اپنی زبان اور اپنے علم ادب کو پسند کرتے ہیں اور اُن کی تبدیلی پر راغب نہیں ہوتے) تمام ضرورتیں رفع نہیں ہوتیں — مسلمان طالبعلموں کی تعداد اب تک گورنمنٹ کالجوں اور اسکولوں میں نہایت کم ہی اور گو گورنمنٹ ہند نے بصلاح و مشورہ اپنے ماتحت کی گورنمنٹوں کے اُن موانع کے دفعیہ کی بھی کوشش کی ہی جن کے باعث سے مسلمان اپنے لڑکوں کو سرکاری مدرسوں میں تعلیم کے لیئے نہیں بھیجتے تاہم نہایت مناسب معلوم ہوتا ہی کہ خود مسلمانوں کو اس امر میں کوشش کرنی چاہیئے — چند نہایت لایق اور معزز مسلمانوں نے متفق ہو کر اکسفورڈ اور کیمبرج کے قاعدہ کے موافق ایک عمدہ مدرسۃ العلوم کے قایم کرنے کی تجویز کی ہی اور یہہ تجویز کیا ہی کہ تعلیم کے ساتھہ طالب علم مدرسہ میں رہیں اور اس لیئے چند قاعدے بھی † بنائے ہیں — جو طریقہ زندگی کا بالفعل ہندوستان میں ہی وہ کسی قسم کی عمدہ تحصیل علم کے لیئے مناسب نہیں ہی اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ مدرسہ میں رہنے کا قاعدہ اُس بڑے نقصان کا علاج ہوگا — جس قدر کہ انگلستان

† اس سے اشارہ اُن قاعدوں کی نسبت ہی جو ۱۰ فروری سنه ۱۸۷۳ ع کے اجلاس میں سید محمود ممدوح کی طرف سے پیش ہوئے تھے —

کي يوني ورسٹيوں ميں مدرسہ ميں رهنا ضروري سمجها جاتا هے هندوستان ميں اُس سے بهي بهت زيادہ ضرور هے اس ليئے کہ هندوستان کے دولتمند لڑکوں کے گهر کي باتوں کا اثر تعليم کے ليئے نہايت هي مضر هے — اکسفورڈ اور کيمبرج کے قاعدہ کے موافق مدرسۃ العلوم قايم هونے سے طالب علموں کے دلوں ميں ايک نئي روح پهونک جاويگي اور اعلی درجہ کے مسلمانوں کو بهي اپني طرف راغب کريگي — اس تجويز کو گورنمنٹ هند نے بهي بہت پسند کيا هے اور نہايت فياضي سے امداد کرنے کا وعدہ فرمايا هے *

ايک برس کے قريب هوا جب سے چندہ جاري هے اور بہت سا روپيہ لوگوں نے اس چندہ ميں مرحمت فرمايا هے حضور والي جناب لارڈ نارتهہ بروک صاحب ويسراے اور نواب گورنر جنرل بہادر هندوستان نے بهي ايک هزار پونڈ يعني دس هزار روپيہ چندہ دينا کيا هے — مسلمان خود اپنے هم مذهبوں يعني مسلمانوں سے اور انگريزوں سے اس چندہ کي درخواست کرتے هيں اور وہ يہہ خيال کرتے هيں کہ انگلستان کے لوگوں پر جو هندوستان کے حاکم اور انسان کے خير خواہ هيں همارا ايک خاص استحقاق هے — هندوستان ميں گورنمنٹ کي رعايا ميں مسلمانوں کي تعداد تين کرور هے بالفعل اُن کي يہہ کوشش هے کہ ايک يونيورسٹي کي بنا ڈاليں جو بعد خود ترقي پاوے اور اپنا اثر تمام هندوستان ميں بذريعہ کالجوں اور اسکولوں کے پهيلادے اور اُن کالجوں اور اسکولوں ميں ايسي تعليم هو جو خاص مسلمانوں کي حالت اور اُس نسبت کے جو مسلمانوں اور انگريزوں ميں هے مناسب هووے *

وہ خاص علوم جنميں تعليم هوگي وہ مغربي علوم هونگے جو علم طبيعيات اور علم قواے انساني کہلاتے هيں جنکي اس ملک ميں نہايت ضرورت هے اور جنکے بغير کسي قوم کي اعلی ترقي نہيں هوسکتي اور ان علوم کي تعليم بذريعہ هندوستاني زبان کے هوگي اور اَور علوم جو مجوزہ مدرسۃ العلوم ميں سکہلائے جاوينگے وہ يہہ هيں انگريزي علم ادب اور قديم زبانيں جنکے ساتهہ مشرقي علم ادب بهي هوگا — اس سلسلہ تعليم سے يہہ اُميد هے کہ مسلمان اپني قومي تعليم بهي پاوينگے اور انگريزي زبان کي طرف بهي زيادہ تر متوجہہ هونگے جو کہ سرکار انگريزي کي عملداري ميں هر قسم کي نوکري کے ليئے ايک ضروري شرط قرار دي گئي هے — يہہ لوگ آج تک انگريزي زبان اور انگريزي علوم کو سرکاري نوکري حاصل کرنے کا ذريعہ سمجهتے هيں اور اس سبب سے دولتمند لوگ جو نوکري کي خواهش نہيں رکهتے سرکاري سلسلہ تعليم سے پرهيز کرتے هيں — مگر بالفعل اکثر معزز مسلمانوں کي يہہ خواهش هوئي هے کہ انگريزي زبان اور انگريزي علم ادب اور مغربي علوم کو لوگ اب اَور نظر سے ديکهيں اور انگريزي عملداري ميں اُس کو پيٹ پالنے کا ذريعہ نہ سمجهيں بلکہ روشن ضميري اور فهم و فراست کے ليئے اُنکو حاصل کريں *

اس ميں کچهہ شک نہيں کہ مسلمانوں کي ترقي کے ليئے جو بالفعل کوشش هو رهي هے اُس ميں اگر کاميابي هو تو انگلستان

and cannot fail to attract the higher classes of the Mahammedans. The scheme has met with favour from the Government of India and liberal support and assistance has been promised.

A subscription has been on foot for about a year, and lagre sums have been contributed, His Excellency Lord Northbrook, the Viceroy and Governor-General of India, subscribing not less than £1,000 to the fund. The Musalmans ask either their own co-religionists or the British nation for subscriptions. They think that they have a special claim upon England as the rulers of India and the well-wishers of mankind.

The Musalmans form a population of about thirty millions of British subjects in India and may be said to be an important section of the community. The attempt which they are now making, is to lay the foundation of a University which may, hereafter develope itself, and spread its influence all over India through a system of Colleges and schools imparting education suited specially to the Musalmans and their present relations with the English nation.

The chief subjects of instruction are to be European Sciences,—Pyhsical and Mental—taught through the medium of the Hindustani language, which are much needed in this country and without which no real national progress can be made. The other subjects of study, in the proposed College, are to be English literature and the classical languages combined with Oriental Literature. By such a course, it is expected that the Mahammedans, while keeping up their own national education, will pay greater attention to the English language—now the *sine qua non* of any kind of appointment under the British Government—and reconcile themselves more to the English rule in India. They have hitherto regarded the English language and sciences as at best the means for getting into Government employment, and the wealthier classes have consequently avoided the Government Education. What some of the leading Mahammedans now desire is, that the English language and literature, as well as European Sciences, should be looked upon in quite a different light, that they should not be regarded as merely for getting livelihood under the English rule, but as in themselves real objects of study for the enlightenment and refinement of the mind and intellect.

There is no doubt that, if the present attempt to regenerate the Musalmans meets with success, the

اور ہندوستان کے باہم جو پولیٹکل اور سوشیل رشتے ہیں وہ اور زیادہ مستحکم اور دوستانہ ہو جاوینگے — جو عظمت مسلمانوں کو ہندوستان میں حاصل تھی اور اُن کے بعد وہ عظمت انگریزی قوم کو حاصل ہوئی ہی اسلیئے انگریزوں کو رقیب سمجھنے پر مسلمانوں کی طبیعت مایل ہوتی ہی لیکن نہایت لایق اور معزز مسلمان بخوبی واقف ہیں کہ انگلستان کی شایستہ حکومت نے ہندوستان کو بڑے بڑے فائدہ بخشے ہیں اور یہہ لوگ اپنے ہم مذہبوں کو جہالت اور ذلت کی حالت سے جو بالفعل اُنکی ہی نکالنے کے لیئے ایک ایسا سلسلہ اصلی اور پختہ تعلیم کا بنانا تجویز کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کی آیندہ نسل کے لوگ شایستہ باشندے اور گورنمنٹ کی بہتر رعایا ہوں *

مدرسہ مجوزہ ایک چھوٹے شہر میں قایم ہونے والا ہی اور چونکہ یہہ شہر ایک مقام متوسط میں واقع ہی اسلیئے ہندوستان کے مسلمان ہر ایک حصہ ہندوستان سے بآسانی وہاں پہونچ سکینگے — تعلیم کے ساتھہ مدرسہ میں رہنے کا قاعدہ جاری کرنے سے یہہ بھی غرض ہی کہ جو طالب علم ہندوستان کے دور دراز حصہ سے اس مدرسہ میں تعلیم کے لیئے آویں اُنکو کچھہ دقت نہو *

مسلمانوں نے چندہ فراہم کرنے کے لیئے ایک کمیٹی مقرر کی ہی اور خیال کیا جاتا ہی کہ اس مدرسہ کی عمارت وغیرہ اور تقرر اسکالرشپ کے لیئے ایک لاکھہ پچاس ہزار پونڈ درکار ہونگے جس کے پندرہویں حصہ کے قریب چندہ ہوچکا ہی اور یہہ تجویز ہی کہ جو لوگ اسقدر چندہ دیں جو فیلوشپ یا اسکالرشپ یا انعام کے لیئے کافی ہو اُنکو اختیار ہوگا کہ اسبات کی ہدایت کریں کہ ہمارا چندہ اُسی کام میں لگایا جاوے اور یہہ بھی تجویز ہی کہ جو لوگ مدرسہ کے لیئے سو پونڈ یا اُس سے زیادہ چندہ دیں اُنکی یادگاری کے لیئے خاص تدبیریں کی جاویں *

جو ناموری کہ انگلستان کو اُسکی دولتمندی اور فیاضی اور سخاوت کے سبب سے حاصل ہی اور جو خاص تعلق انگلنڈ کو ہندوستان کے ساتھہ خدا نے قایم کیا ہی اُس کے سبب سے مسلمانوں نے ایسے دور دراز ملک میں اور ایسے لوگوں سے جو بلحاظ قومیت اور مذہب کے بالکل مختلف ہیں مدد مانگنے کی جرات کی ہی اور اُمید ہی کہ انگلستان کی قوم جو ہمیشہ انسانیت اور انسان کی عام بھلائی کے کاموں میں مدد کرنے کو مستعد رہتی ہی ایسے لوگوں کی مدد کرنے سے انکار نکریگی جو اُسکے ساتھہ نہایت قریب رشتہ پولیٹکل کا رکھتے ہیں اور جنکو انگریزی رعایا کے بالکل حقوق حاصل ہیں مگر بباعث نہونے شایستگی اور تہذیب کے اُن سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے † *

دستخط سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی
لیف انریری سکرتری کمیٹی خزنۃ البضاعۃ
لتاسیس مدرسۃ العلوم للمسلمین

† واضح ہو کہ جو لوگ لندن میں چندہ دینا چاہیں وہ اپنا چندہ لندن میں مسٹر ہنری ایس کنگ اینڈ کو کی کوٹھی مہاجنی میں جو کارنہل میں بنمبر ۶۵ واقع ہی جمع کرسکتے ہیں *

political and social relation between England and India will become firmer and more intimate. The English nation being the successors of the Mahammedans in the supremacy over India, are apt to be regarded more as rivals than as friendly rulers. The leading and most intelligent Musalmans, however, are fully convinced of the great advantages which the enlightened rule of England confers upon India, and, with a view to raise their co-religionists from their present state of ignorance and degradation, have begun to organize a system for imparting genuine and sound education calculated to make the future generations of Mahammedans better citizens and better British subjects.

The College, which it is now proposed to establish is to be situate at a small town which, from its central position, is easily accessible from all parts of the Musalman population of India. The system of combining instruction with residence is intended also to facilitate students coming from distant parts of India for receiving education at the institution.

A Committee has been formed by the Mahammedans for the purpose of raising subscriptions. It is expected that the capital required for the proposed College, sufficient to cover the expenses of building &c., and of endowing the institution with scholarships will amount to about £1,50,000, of which about a fifteenth part has already been raised. It is proposed that those who subscribe sums large enough to found a fellowship or Scholarship or a Prize, will have liberty to direct their subscriptions to be so used, and that special means will be adopted to keep the memory of those who contribute £100 or more towards the College fund.

The reputation which England enjoys for its wealth, munificence and charity, as well as the intimate relations in which Providence has placed her with India, encourage the Musalmans to seek for a helping hand, in such a distant region, from people of a different race and creed. It is most sanguinely hoped that the British nation, ever ready to countenance the cause of humanity and good to mankind in general, will not refuse to come forward to assist those who live in such a close political connection with them—possessing all the rights and privileges of British subjects, but barred from enjoying them on account of the want of enlightenment and civilization.

SYUD AHMED KHAN, BAHADUR, C. S. I.,
Life Hony. Secy. Mahammedan Anglo-Oriental College Fund Committee.

P. S.—Subscriptions in England may be paid to Messrs. Henry S. King and Co., 65 Cornhill, London.

بمقام علیگڈہ — مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں چھپا اور حافظ
محمد عبدالرزاق کے اہتمام سے شایع ہوا